R660 .E.P.N0 861

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۱

جلد ۵ | ۲۸ ہجرت ۱۳۳۵ ہش - ۱۶ شوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

مری ۱۰ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر کا کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سورۃ ملک تک ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ کل صبح حضور اقدس سیر کے لئے بوریں تشریف لے گئے قریباً ۲ بجے شام واپس تشریف لائے۔

۲۹ مئی۔ آج اپنی صحت کے متعلق حضور نے فرمایا

صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ | (۱) ربوہ ۱۲ مئی۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت اعصابی ضعف کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔

(۲) حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو جسم پر ورد اور ضعفِ قلب کی تکلیف ہے۔ احباب ہر دو مبارک وجودوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

مہاتما بدھ کی برسی

اور

موجودہ زمانہ کا ہندوستانی اوتار

از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قادیان

(۱)

اس ہفتہ ہندوستان کے طول و عرض اور کئی ایک بیرونی ممالک میں مہاتما بدھ کی جینتی منائی گئی ہے گوتم بدھ امن اور شانتی کے پیغامبر مانے جاتے ہیں اور اگرچہ ایک لمبا عرصہ سے ہندوستان میں بدھ مذہب کے ماننے والے ناقابل ذکر تعداد میں ہیں۔ لیکن آج بھی مہاتما بدھ اور آپ کے ماننے والوں کی ایک بڑی تعداد اور اثر برما۔ سیلون۔ چین۔ جاپان اور جنوب مشرقی ایشیا میں پایا جاتا ہے۔

روحانی پیشواؤں کی تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سیاسی لیڈروں اور خودمختار اور جابر بادشاہوں کی زندگیوں کے برعکس امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ مذہبی اوتاروں کی عزت اور مقبولیت بڑھتی رہتی ہے۔ اور یہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک نبی یا اوتار اگرچہ اپنے ابتدائی زمانہ میں اور اپنے ملک میں بے قدری کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اپنی قوم کے ہاتھوں دکھ اور اذیت اٹھاتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس کا آسمانی نور پھیلنا شروع ہوتا ہے اور وہ قبولیت عامہ کی سند حاصل کر لیتا ہے

(۲)

اسی ہندوستان میں جہاں آج سے اڑھائی ہزار سال پہلے حضرت بدھ مبعوث ہوئے۔ دنیا کو امن اور محبت کا سبق دیا اور آج دنیا کے ایک بڑے حصہ میں آپ کے نام لیوا آپ کی یاد کو تازہ کرتے ہیں آپ کی مشن کی تکمیل اور آپ کے پیغام کو تازہ کرنے کے لئے موجودہ زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہوا ہے جس کے وجود میں گذشتہ نبیوں، رشیوں اور ولیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ بے شک اس مقدس انسان یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ہمارے اپنے ملک میں پہچاننے والے اور ان کی قدر کرنے والے ابھی تھوڑے ہیں لیکن وہ وقت قریب ہے جبکہ مہاتما بدھ سے بھی بڑھ کر آپ کی قدر و منزلت دنیا میں پھیلے گی اور وہ خدائی وعدہ پورا ہوگا۔ جو آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر فرمایا ہے:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا یہاں تک کہ دنیا پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(تجلیات الٰہیہ)

یہ عظیم الشان پیشگوئی انشاء اللہ جلد پوری ہوگی اور جس طرح بدھ مذہب میں اشوک اعظم جیسے شہنشاہ نے شامل ہو کر اس مذہب کی شان کو چار چاند لگائے اسی طرح خدا تعالیٰ کی مشیت سے دنیا کی عظیم المرتبت حکومتیں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو کر اس سے برکت پائیں گی۔ موجودہ زمانہ کے اوتار اور مصلح کے فدائی اور مخلص خادم بدھ کے بھکشوؤں کی طرح سرزمین ہند سے باہر نکل چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید سے دنیا کے گوشے گوشے کو اس کے آسمانی پیغام اور پُر امن تعلیم سے روشن کر کے سلسلہ احمدیہ کے غلبہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس مقدس انسان اور اس کے عظیم الشان پیغام کو اس ابتدائی حالت میں قبول کر کے خدا کے خاص انعامات کے وارث بنتے ہیں

"جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا"

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ)

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

عاشق جو ہیں وہ یار کو مَر مَر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے
دلبر کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے

ناپاک زندگی ہے جو دوری میں کٹ گئی
دیوار زہدِ خشک کی آخر کو پھٹ گئی

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
ورنہ خیالِ حضرتِ عزت کو چھوڑ دو

ضروری اعلان

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اس لئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے کہ وہ سلسلے کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اول ڈاکٹر۔ دوم گریجوایٹ۔ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس دس سال کے لئے وقف کریں تاکہ ان کو قادیان میں رکھ کر دینی تعلیم دلائی جاسکے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جا سکے۔

خاکسار مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی ۱۰/۵/۵۶

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

اردو ہماری زبان ہے (نہرو)

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے حیدر آباد میں ہونے والی کل ہند اردو کانفرنس کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اردو زبان جو کہ ہماری زبان ہے اور آئین میں شامل قومی زبانوں میں سے ایک ہے اس کی مناسب ترقی کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ ہندی اور اردو میں نامناسب کشمکش رہی ہے ہندی کا مقام متعین ہو چکا ہے لیکن ہمیں اردو اور دیگر زبانوں کو بھی فروغ دینا چاہیئے۔ کسی زبان کی ترقی کا یہ طریق نہیں کہ دوسری زبانوں کے ساتھ تنازعہ پیدا کیا جائے بلکہ صحیح طریق یہ ہے کہ اسے زمانہ کی ضروریات اور خیالات کا موزوں ذریعہ بنا دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ یو پی اردو کا گڑھ تھا۔ لیکن وہاں کے ایک مجسٹریٹ نے یہ فیصلہ دیا کہ اردو نام کی کوئی زبان یہاں نہیں پائی جاتی۔ آخر اس انتہا پسندی کا بھی کوئی علاج ہے۔ اس کا مطلب ظاہر ہے کہ حکام کا ایک طبقہ اردو سے دشمنی رکھتا ہے۔ وہاں کے وزیر اعلیٰ بھی کئی بار اس قسم کے بیانات دے چکے ہیں۔ پنڈت جی کے بار بار کے اعلانات کے باوجود اردو سے دشمنی کا اظہار بھی اور اسے اس کا جائز مقام نہ دینا بہت ہی عجیب نظر آتا ہے۔ اردو کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ اس میں ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ کہ جن کے باعث یہ کبھی نہیں مرے گی بلکہ خوب پھلے اور پھولے گی۔ اور تقسیم ملک کے بعد دس سال گذرنے پر بھی بھارت سے شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل کی اعداد و شمار اس پر شاہد ہیں۔ پنڈت جی نے درست بتا دیا ہے کہ راشٹر یہ بھاشا ہونے کے باعث ہندی سے جھگڑنے کے کوئی معنی نہیں۔ اس کا ایک الگ مقام ہے۔ سو جو لوگ ہندی کی خاطر اردو کو کے لئے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں ان کا طریق غیر مناسب ہے۔

شراب نوشی

شراب نوشی جس قدر مضر ہے اس پر دنیا کے اطباء متفق ہیں۔ مگر انہی کی رائے کی وجہ سے آج سے تیس پینتیس برس پہلے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں شراب بندی کا قانون پاس ہوا۔ لیکن چونکہ عوام کی ایک بڑی تعداد شراب نوش تھی۔ اسلئے اس کی شدید مخالفت کی گئی۔ یہاں تک کہ لوگوں نے مخفی شراب خانے کھول لئے جن کی حفاظت کے لئے جان پر کھیل جانے والے آوارہ منش لوگ جمع کر لئے جو چھاپہ مارنے والی پولیس کے آنے پر اسلحہ سے مقابلہ کرتے اور مقدمات عدالتوں میں جانے پر عدالتوں کو خطیر رقمیں بطور رشوت دی جاتیں۔ چونکہ عملاً شراب بند نہ ہو سکی۔ اور فتنہ فساد بڑھ گیا۔ اور حصولِ شراب کے لئے روپیہ پہلے سے بھی زیادہ صرف ہونے لگا۔ اس لئے ان حالات کے پیشِ نظر شراب بندی کا قانون منسوخ کر دیا گیا۔

گو شراب خوری پر قانونی پابندی نہ رہی۔ لیکن یہ تو ثابت ہو گیا کہ ڈاکٹری رو سے اس کا استعمال مضرات سے خالی نہیں اور حقیقتہً اس کا استعمال ناجائز ہی قرار دینا چاہیئے۔ اسی حقیقت کے پیشِ نظر میں اپنے اہل وطن سے اپیل کروں گا کہ بھارت کی آزادی کے بعد دخت رز کا استعمال بہت عام ہو گیا ہے۔ اخلاقی تعلیم دینے والی سماجوں اور مذہبی افراد کو اس امر کی طرف خاص دھیان دینا چاہیئے۔

دیگر صوبوں میں بھی شراب نوشی کی رفتار دن بدن بڑھ رہی ہے اور چونکہ ہم اس صوبہ میں ہیں اسلئے اس کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ جو قوم شیشہ و مے کی زیادہ رسیا کا زیادہ پرستار ہے۔ حوالاتیں اور جیل کی آبادی کا انحصار بھی انہی کے دم قدم پر ہے۔ اور یہ محض شراب نوشی کا بھیانک نتیجہ ہے۔ شراب عقل پر پردہ ڈالتی ہے ارتکاب جرائم پر ورغلاتی ہے۔ دیگر صوبوں میں بھی اس قوم کے حالات بھی ایسے ہی ہوں گے۔ جو دوسروں میں شراب نوشی میں بڑھی ہوئی ہوگی۔

ہم بھی ہمدردی سے تمام رہبرانِ ملک اور مذہبی رہنماؤں سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اس صورتِ حالات کا جائزہ لے کر اس قباحت کے انسداد کے لئے اپنی پوری توجہ صرف کریں۔

ایک سے زیادہ شادیاں

یہ امر ظاہر ہے کہ بعض غیر مسلم مذاہب میں ورثہ۔ حقوقِ نسواں۔ نکاح و طلاق کے متعلق ایسے قوانین موجود نہیں جو سماج کی تسلی کا موجب ہوں۔ اس لئے اس کمی کو کوڈ بل کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔ لیکن کبھی کبھار مسلمانوں کو بھی لپیٹ میں لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو نہایت ہی نامناسب اور تکلیف دہ صورت ہے۔ کوڈ بل کا مقصد ابتدا ہی سے غیر مسلم سماج کی اصلاح تھی۔ اس لئے جو کمشن اس کے لئے مقرر ہوا تھا اس میں بھی یہی امر مدنظر رکھا گیا تھا۔ چند روز قبل پارلیمنٹ میں یہ کوشش کی گئی۔ کہ یک زوجگی کا قانون مسلمانوں پر بھی عائد کیا جائے۔ چنانچہ انڈین پینل کوڈ (ترمیم) کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی سے شادی کو زیر سیکشن ۴۹۴ (آئی۔ پی۔ سی) قابلِ تعزیر قرار دیا جا کر سات سال کی قید اور جرمانہ کی سزا دی جا سکے۔

گو عملاً دیگر اقوام کے بعض افراد بھی ایک سے زیادہ شادیاں کر بیٹھتے ہیں اور ان کے بزرگ بھی یک زوجگی کے قائل معلوم نہیں ہوتے۔ جیسے راجہ رام چندر جی کے والد بزرگوار کی کئی بیویاں تھیں۔ لیکن اگر غیر مسلم اپنے لئے کوئی قانون بنانا چاہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن اس امر پر ضرور اعتراض ہے۔ کہ جبکہ اسلام نے بعض ضروریاتِ حقہ کے مدنظر چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ تو اس اجازت کو ایک سیکولر ملک میں کیونکر منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ یہ امر مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے اور ان کی شریعت سے تمسخر کرنے کے مترادف ہے۔ ہمیں امید ہے کہ سمجھدار طبقہ اس امر کو سمجھے گا اور مسلمانوں کے لئے فتنہ پیدا کرنے کا سامان نہ کرے گا۔

جماعت احمدیہ کے متعلق ایک موقر رائے

شری۔ این۔ کمار صاحب بالی کیریاں ضلع ہوشیارپور اپنے خط مورخہ ۱۸/۵/۵۸ بنام ناظر صاحب دعوت و تبلیغ میں لکھتے ہیں:۔

"میں نے آپ کا ارسال کردہ لٹریچر پڑھا ہے۔ میں حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب بانیٔ احمدیت کی تحریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خاص طور پر ان کا آخری "پیغام صلح" دنیا کے لئے ایک نصیحت آموز سبق ہے۔ ہمارے موجودہ حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ صلح اور امن کے پیامبر حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات کو زیادہ فروغ ملے تاکہ اس عالم کو تقویت حاصل ہو۔

میرے دل میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے لئے بہت عزت ہے اور میں ان کو امن عالم کا دیوتا تصور کرتا ہوں۔

احمدیت کے اصولوں پر چل کر نہ صرف پنجاب کے حالات کو ہی بدلا جا سکتا ہے بلکہ اس عالم میں بھی یہ تحریک خاص پارٹ ادا کر سکتی ہے۔"

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ رمئی۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال بکار سلسلہ بٹالہ گئے۔

۲۰ رمئی۔ مکرم مرزا امیر بیگ صاحب آف گونڈہ (یو پی) کی طرف سے جملہ درویشان قادیان کے لئے دعوتِ طعام کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ نماز مغرب سے پہلے احاطہ گرلز سکول میں جملہ احمدی مستورات نے اور بعد نماز مغرب احاطہ تعلیم الاسلام سکول مردوں نے دعوت میں شرکت کی اور اجتماعی دعا ہوئی۔

۲۱ رمئی۔ کرال (جنوبی ہند) سے محترم امیر صاحب علی صاحب زیارت قادیان کے لئے آئے۔ اور دو ہفتہ قیام کر کے واپس تشریف لے گئے۔ آپ اپنے ہمراہ اپنے مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پانے کے لئے اپنے بچے اشرف علی کے علاوہ محمد بشیر بن محمد صاحب (ساکنہ منارکاڈ) اور عبد السلام بن محمد کٹو صاحب (ساکنہ کرناگاپلی) کو لائے۔ قبل ازیں سکھ نیشنل کالج میں داخل ہونے کے لئے منگلور سے خالد احمد پسر مکرم بی۔ ایم بشیر احمد صاحب آئے ہیں تا تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی واقفیت پیدا کر کے بعد تعلیم بطور واقفِ زندگی خدمتِ دین کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے اور احباب کو بھی توفیق عطا کرے کہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا کریں۔

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ مکرم مولوی عبد الحی صاحب خلف حضرت مولانا عبد الماجد صاحبؓ بھاگلپوری (یعنی برادر نسبتی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) قادیان آ گئے ہیں۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آمد کو ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

۲۲ رمئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے۔

۲۳ رمئی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بٹالہ و امرتسر تشریف لے گئے۔

قادیان میں صلوٰۃ الکسوف

قادیان ۲۴ رمئی۔ آج مغرب کے وقت چاند گرہن کی وجہ سے مقامی طور پر مسجد اقصےٰ میں صلوٰۃ الکسوف کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا۔ مکرمی حافظ عبد العزیز صاحب درویش نے مسنون طریق پر دو رکعت نماز (مع چار رکوعات کے) پڑھائی اور آخر میں صدقہ کی تحریک بھی کی گئی۔ متعدد دوستوں نے اس میں حصہ لیا۔ اور دعائیں کیں۔

ولادت ۔ مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش قادیان کارکن نظارت بیت المال کے ہاں مورخہ ۲۱/۲۲ کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

حکومتِ سپین، تبلیغ اسلام کو قانون کے رُو سے بند کرنیکی کوشش کر رہی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ را پریل ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اپنی صحت اور بعض مقامی باتوں کے بیان فرمانے کے بعد فرمایا:۔

اس کے بعد میں اپنے

ایک رویاءٔ

کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حال ہی میں میں نے دیکھا ہے گو میں نے اپنے ایک خطبہ میں کہا تھا کہ غیر مامورین کے لئے اپنی خوابوں کا بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ مگر چونکہ وہ ایک ایسا رویاءٔ ہے جو اپنے اندر اہمیت رکھتا ہے۔ اور سلسلہ کی خدمت اور اس کا کام کرنے والوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا بیان کرنا سلسلہ کے کارکنوں کے لئے ضروری ہے۔

ہمارے ایک مبلغ کرم الٰہی صاحب ظفر ہیں جو سپین میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے والد حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ اگر پہلے ان کا جنازہ نہیں پڑھا گیا تو آج جمعہ کے بعد میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ اللہ بخش ان کا نام تھا۔ یہ

ایک عجیب بات

ہے۔ کہ کوئی شخص اتنے قریب عرصہ میں فوت ہوا ہو۔ اور پھر وہ اتنی جلدی خواب میں مجھے نظر آگیا ہو۔ بہر حال میں نے رویاءٔ میں دیکھا کہ وہ مجھے ملنے آئے ہیں۔ اور انہوں نے میرے سامنے انگریزی میں ایک درخواست پیش کی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کرم الٰہی ظفر کو وہاں کی گورنمنٹ نکال دے اور واقعہ بھی یہی ہے۔ کہ کرم الٰہی ظفر کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔ چونکہ تم لوگوں کو اسلام میں داخل کرتے ہو۔ جو ہمارے ملک کے

قانون کی خلاف ورزی

ہے۔ اس لئے تمہیں وارننگ دی جاتی ہے کہ تم اس قسم کی قانون شکنی نہ کرو۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے۔ کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں

ہمارا ملک اسلامی ملک کہلاتا ہے۔ لیکن یہاں عیسائی پادری دھڑلے سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور کوئی انہیں عیسائیت کی تبلیغ سے نہیں روک سکتا وہاں ایک مبلغ کو اسلام کی تبلیغ سے روکا جاتا ہے۔ اور پھر بھی ہماری حکومت اس کے خلاف کوئی پروٹسٹ نہیں کرتی۔۔ وہ کہتے ہیں میں نے پاکستان کے ایمبیسڈر سے کہا۔ کہ تمہیں تو ہسپانوی حکومت سے لڑنا چاہیئے تھا۔ کہ تم اسلامی مبلغ پر کیوں پابندی عائد کرتے ہو۔ جبکہ حکومت پاکستان نے اپنے ملک میں

عیسائی پادری کو تبلیغ کی اجازت

دے رکھی ہے۔ اور وہ ان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتی۔ اس نے کہا یہ تو درست ہے مگر سپین کی وزارت خارجہ کا سیکرٹری یہ کہتا تھا کہ تم اپنے ملک میں لوگوں کو جو بھی آزادی دینا چاہتے ہو بے شک دو۔ ہمارے ملک کی کانسٹی ٹیوشن اس سے مختلف ہے اور ہمارے ملک کا یہی قانون ہے کہ یہاں کسی کو اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ بہر حال یہ ایک افسوس کا مقام ہے کہ ہماری حکومت دوسری حکومتوں سے آنا ڈرتی ہے۔ کہ وہ

اسلام کی حمایت

بھی نہیں کر سکتی۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ جب ایک اسلامی مبلغ کو ہسپانوی حکومت نے یہ نوٹس دیا تھا۔ تو وہ فوراً پروٹسٹ کرتی اور اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرتی۔ مگر پروٹسٹ کرنے کی بجائے ہسپانوی حکومت نے یہ نوٹس بھی ہمارے مبلغ کو پاکستانی نمائندہ کے ذریعہ ہی دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک وزیر سے کہا کہ مجھے یہ نوٹس براہ راست کیوں نہیں دیا گیا۔ تو اس نے کہا۔ یہ نوٹس براہ راست تمہیں اس لئے نہیں دیا گیا۔ کہ اگر ہم تمہیں نکال دیں۔ تو پاکستانی گورنمنٹ ہم سے خفا ہو جائے گی۔ پس ہم نے چاہا کہ پاکستانی سفیر تمہیں خود یہاں سے چلے جانے کے لئے کہے۔ بہر حال میں نے رویاءٔ میں دیکھا کہ ان کے والد آئے ہیں۔ اور انہوں نے میرے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے۔ اس کا کاغذ ایسا ہے۔ جیسے پرانے زمانہ میں عدالتوں میں استعمال ہوا کرتا تھا۔ اور درخواست انگریزی میں لکھی ہوئی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر حکومت کرم الٰہی ظفر کو سپین سے نکال دے تو اسے دو سال تک کسی اور جگہ رکھیں۔ اور اس کا کام دیکھیں اگر اچھا ہو تو اسے رہنے دیں ورنہ اسے فارغ کر دیں۔ بہر حال اتنی مدت تک

دین کا کام

کرنے کے بعد اسے فوراً فارغ نہ کریں۔ اس پر میں نے اس درخواست پر انگریزی میں یہ فقرہ لکھا کہ

I Recommend to Tahri. Ki - Jadid to consider it and not to Reject it out of hand.

یعنی میں یہ درخواست تحریک جدید کو اپنی اس سفارش کے ساتھ بھجواتا ہوں۔ کہ وہ اس پر غور کرے۔ یہ نہ ہو کہ وہ اسے فوری طور پر رد کر دے۔ یہ رویاءٔ چونکہ ایک مبلغ کے متعلق ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اسے بیان کر دوں۔ اور پھر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ پاکستانی گورنمنٹ کے نمائندہ کے ذریعہ

ہسپانوی گورنمنٹ کی طرف سے

ہمارے مبلغ کو یہ نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ چونکہ تم اسلامی مبلغ ہو۔ اور ہمارے ملک کے قانون کے ماتحت کسی کو یہ اجازت نہیں۔ کہ وہ دوسرے کا مذہب تبدیل کرے۔ اس لئے تم اسلام کی تبلیغ نہ کرو۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے۔ کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں۔ شاید کوئی محبت اسلام رکھنے والا سرکاری افسر میرے اس خطبہ کو پڑھکر اس طرف توجہ کرے۔ اور وہ اپنی ایمبیسی سے کہے۔ کہ تم ہسپانوی گورنمنٹ کے پاس اس کے خلاف پروٹسٹ کرو۔ اور کہو۔ کہ اگر تم نے اسلام کے مبلغوں کو اپنے ملک سے نکالا تو ہم بھی عیسائی مبلغوں کو اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ بے شک اسلام ہمیں

مذہبی آزادی کا حکم

دیتا ہے۔ مگر اسلام کی ایک یہ بھی تعلیم ہے۔ کہ جزاء سیئة سیئة مثلها یعنی اگر تمہارے ساتھ کوئی غیر منصفانہ سلوک کرتا ہے تو تمہیں بھی حق ہے کہ تم اس کے بدلہ میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو۔ پس اگر کوئی حکومت اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کو روکتی ہے۔ تو مسلمان حکومتوں کو بھی حق ہے کہ وہ اس کے مبلغوں کو اپنے ملک میں تبلیغ نہ کرنے دیں۔ اسی طرح چاہیئے کہ ہماری گورنمنٹ انگلستان کی حکومت کے پاس بھی اس کے خلاف احتجاج کرے۔ اور کہے کہ یا تو سپین کی حکومت کو مجبور کرو۔ کہ وہ اپنے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کو بالکل روک دیں گے۔ اسی طرح وہ امریکہ کے پاس احتجاج کرے۔ اور کہے کہ وہ ہسپانوی گورنمنٹ کو اپنے اس فعل سے روکے ورنہ ہم بھی مجبور ہوں گے۔ کہ عیسائی مبلغوں کو اپنے ملک سے نکال دیں بہر حال یہ ایک

نہایت ہی افسوسناک امر

ہے۔ کہ ایک ایسا ملک جو پاکستان سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے۔ ایک اسلامی مبلغ کو نوٹس دیتا ہے کہ تم ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کیوں کرتے ہو۔ ایک دفعہ پہلے بھی پانچ سات نوجوان ہمارے مبلغ کے پاس بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ کہ سی۔ آئی۔ ڈی کے کچھ آدمی وہاں آگئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ تم حکومت کے باغی ہو کیونکہ حکومت کا مذہب رومن کیتھولک ہے۔ اور ہم نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ ان نوجوانوں نے کہا۔ ہم حکومت کے تم سے بھی زیادہ وفادار ہیں۔ لیکن اس امر کا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا۔ دراصل پادریوں نے

حکومت کے پاس شکایت

کی ہے کہ یہاں اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تمہاری نگرانی کریں۔ انہوں نے کہا۔ تم ہمیں دوسرے کی باتیں سننے سے نہیں روک سکتے۔ اگر ہمارا دل چاہا۔ تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ لیکن تمہیں کوئی اختیار نہیں کہ دوسروں پر جبر سے کام لو۔ اس وقت سے یہ مخالفت کا سلسلہ جاری تھا۔ جو آخر اس نوٹس کی شکل میں ظاہر ہوا بہر حال یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے کہ بعض عیسائی ممالک میں اب اسلام کی تبلیغ پر بھی پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔ پہلے عیسائی ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف رات دن جھوٹ بولتے رہتے تھے۔ ہم نے ان افتراؤں کا جواب دینے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی شان دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اپنے مبلغ بھیجے۔ تو اب ان مبلغوں کی آواز کو

قانون کے زور سے دبانے کی کوشش

کی جارہی ہے۔ اور اسلام کی تبلیغ سے انہیں جبراً روکا جاتا ہے۔ مسلمان حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی بلندی کے لئے عیسائی حکومتوں پر زور دیں۔ کہ وہ سپین کو اس سے روکیں۔ ورنہ ہم بھی مجبور ہوں گے۔ کہ ہم عیسائی مبلغوں کو اپنے ملکوں سے نکال دیں۔

دیکھو سویز کے معاملہ میں مصر کی حکومت ڈٹ گئی۔ اور آخر اس نے روس کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اگر سویز کے معاملہ میں مصر ڈٹ سکتا ہے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کی بلندی کے لئے اگر پاکستان کی حکومت ڈٹ جائے۔ تو کیا وہ دوسری اسلامی حکومتوں کو اپنے ساتھ نہیں ملا سکتی؟ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ کی عزت یقیناً کروڑ کروڑ سویز سے بڑھ کر ہے۔ اگر ایک جوہڑ کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے مقابلہ میں مصر نے غیرت دکھائی ہے۔ اور وہ ڈٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تو کیا دوسری اسلامی حکومتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اتنی غیرت بھی نہیں دکھا سکتیں۔ انہیں عیسائی حکومتوں سے صاف صاف کہہ دینا چاہیئے۔ کہ یا تو تم اسلامی مبشرین کو اجازت دو کہ وہ تمہارے ملکوں میں اسلام کی اشاعت کریں۔ ورنہ تمہارا بھی کوئی حق نہیں ہوگا۔ کہ تم ہمارے ملکوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرو۔ اگر تم ہمارے ملک میں عیسائیت کی تبلیغ کر سکتے ہو۔ تو تمہارا کیا حق ہے۔ کہ تم کہو۔ کہ ہم اسلام کی باتیں نہیں سن سکتے۔ بے شک ہمارے

مذہب میں رواداری کی تعلیم

ہے۔ مگر ہمارے مذہب کی ایک یہ بھی تعلیم ہے۔ کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ بے انصافی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو۔ یہ ایک نہایت صاف اور سیدھا طریق ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان حکومتوں کا ذہن ادھر نہیں جاتا اور وہ اسلام کے لئے اتنی بھی غیرت نہیں دکھاتیں جتنی کرنل ناصر نے نہر سویز کے متعلق غیرت دکھائی۔ اگر مسلمان حکومتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے سویز جتنی غیرت بھی دکھائیں۔ تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں اور اسلام کی تبلیغ کے راستے کھل جائیں۔ اور جب اسلام کی تبلیغ کے رستے کھل گئے۔ تو یقیناً سارا یورپ اور امریکہ ایک دن مسلمان ہو جائے گا۔

مجھے یاد ہے جن دنوں میں رتن باغ میں مقیم تھا۔ امریکہ کا قونصل جنرل مجھ سے ملا۔ اور میں نے اس سے کہا کہ تمہارے مبلغ ہمارے ملک میں آزادی سے اپنے

مذہب کی تبلیغ

کرتے پھرتے ہیں۔ اور ہم انہیں کچھ نہیں کہتے لیکن تمہاری حکومت ہمارے مبلغوں پر پابندی عائد کرتی اور انہیں اپنے ملک میں آنے سے روکتی ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ وہ کہنے لگا بات یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں عام طور پر جو ہندوستانی جاتے ہیں۔ وہ اکثر پوپو ہوتے ہیں۔ یعنی لوگوں کے ہاتھ دیکھ دیکھ کر پیسے بٹورتے پھرتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے ملک میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے سوا اور کسی قوم میں مبلغ نہیں ہوتے کیونکہ وہاں جو بھی آتے ہیں۔ مانگنے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن اگر میں نے دیکھا ہے۔ کہ آپ اپنے مبلغوں کو باقاعدہ خرچ دیتے ہیں۔ اور وہ اسلام کی تبلیغ کے سوا کوئی اور کام نہیں کرتے پس میں اپنی حکومت کو لکھوں گا۔ کہ یہ لوگ چونکہ مانگنے والوں میں سے نہیں ہیں بلکہ اپنے مبلغوں کو باقاعدہ خرچ دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے آنے پر کوئی پابندی عائد نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس نے اپنی حکومت کو لکھا اور کچھ دنوں کے بعد اس نے ہمیں اطلاع دی کہ حکومت امریکہ کی طرف سے ہدایت کر دی گئی ہے کہ آئندہ احمدی مبلغوں کو نہ روکا جائے کیونکہ انہیں باقاعدہ خرچ ملتا ہے۔ یہ ۱۹۴۸ء کی بات ہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ امریکہ نے ہمارے کسی مبلغ پر پابندی عائد نہیں کی۔ وہ قونصل جنرل بہت ہی شریف انسان تھا۔ اور اس سے ملاقات بھی اتفاقی ہی ہو گئی۔

ایک دعوت کے موقع پر

گورنر کے پاس امریکہ کا قونصل جنرل بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ جو روسی تھی۔ اور اسی قونصل جنرل کی بیوی تھی۔ اس نے میرے نام کی چٹ کے ساتھ مرزا کا لفظ دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگی۔ کہ آپ مرزا کس طرح ہو گئے۔ میں نے کہا میں واقعہ میں مرزا ہوں۔ کہنے لگی۔ مرزا تو روسی ہوتے ہیں۔ ہمارے کاکیشیا میں بڑی کثرت سے مرزا پائے جاتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی۔ میں نے جب آپ کے نام کے ساتھ مرزا کا لفظ پڑھا تو مجھے تعجب ہوا۔ کہ پاکستان میں یہ مرزا کہاں سے آ گئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خاوند کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگی۔ دیکھو یہ مرزا آ بیٹھے ہیں۔ پھر وہ بھی آ گیا۔ اور مجھ سے ملا۔ اور اس سے باتیں شروع ہو گئیں۔ اس نے میرے توجہ دلانے پر اپنی گورنمنٹ کو لکھا کہ یہ ہمیں طعنہ دیتے ہیں۔ کہ جب عیسائی مبلغ ہمارے ملک میں آ سکتے ہیں۔ تو اسلامی مبلغ آپ کے ملک میں کیوں نہیں جا سکتے۔ بہرحال اسے اسباب کا

احساس ہوا کہ یہ

حکومت کی غلطی

ہے۔ اور اس نے کوشش کی جس پر حکومت نے ہدایت دے دی۔ کہ آئندہ احمدی مبلغوں کو نہ روکا جائے۔ اس طرح اس نے اسلام کی دانستہ یا نادانستہ ایسی خدمت کی۔ جس کی وجہ سے ہمارے دل میں اس کی بڑی قدر ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اسے ہدایت دے اور اس کے اس فعل کو

اسلام کی اشاعت کا موجب

بنا دے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا:۔

نماز کے بعد میں چند جنازے پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ تو

چوہدری اللہ بخش صاحب

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا ہے۔ جن کے متعلق ابھی میں نے خواب سنائی ہے۔ یہ کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کے والد تھے دوسرا جنازہ

ڈاکٹر پیر بخش صاحب

کا ہے۔ جو ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن صاحب مانچسٹر کے والد تھے۔ یہ سرطان کے مرض سے فوت ہوئے ہیں۔ ان کا لڑکا ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن مانچسٹر میں ڈاکٹری پڑھ رہا ہے پیچھے ہی ان کے والد فوت ہو گئے۔ ان کا ایک اور لڑکا بھی ڈاکٹری پڑھ رہا ہے۔ تیسرا جنازہ

سعیدہ بیگم صاحبہ

شر تپور خورد ضلع شیخوپورہ کا ہے۔ یہ چوہدری عبدالکریم صاحب شر تپور خورد کی لڑکی تھیں۔ اور گاؤں میں صرف وہی احمدی تھے۔ حکیم محمد صدیق صاحب ربوہ نے ان کے متعلق اطلاع بھجوائی ہے۔ چوتھا جنازہ

خواجہ غلام نبی صاحب

سابق ایڈیٹر الفضل کا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ان کے ایک بیٹے نے کسی غلط فہمی کی بنا پر مجھے لکھا کہ انہیں ربوہ آنے کی اجازت دی جائے ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت جواب لکھوایا کہ ان کو ربوہ میں آنے سے ہرگز کوئی روک نہیں بلکہ میں تو ان کے لئے مکان کا بھی انتظام کر دوں گا۔ مگر اس کے بعد وہ انہیں ربوہ نہیں لائے۔ اگر وہ انہیں یہاں لے آتے تو ممکن ہے ان کا علاج ہو سکتا۔

یا ممکن ہے ان کے آخری وقت میں اگر ان کے کچھ پرانے دوست اور صحابہ وغیرہ ان سے ملتے تو یہ امر ان کے دل کے

اطمینان اور تسلی کا موجب

ہوتا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ انہیں ربوہ نہ لائے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے پھر توجہ دلائی تھی کہ ابھی تک وہ انہیں کیوں نہیں لائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے میرا وہ خط انہیں نہیں پہنچا اور وہ وفات پا گئے۔ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ الفضل کے ابتدائی اسسٹنٹ ایڈیٹر در حقیقت وہی تھے۔ ایڈیٹر میں خود ہوا کرتا تھا۔ اور اسسٹنٹ ایڈیٹر وہ تھے۔ ان کی تعلیم زیادہ نہیں تھی صرف مڈل پاس تھے۔ مگر بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ میری جس قدر پہلی تقریریں ہیں۔ وہ ساری کی ساری انہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ وہ

بڑے اچھے زود نویس تھے

اور ان کے لکھے ہوئے لیکچروں اور خطبات میں مجھے بہت کم اصلاح کرنی پڑتی تھی۔ پھر وہ اخبار کے ایڈیٹر ہو گئے اور ایسے زبردست ایڈیٹر ثابت ہوئے کہ درحقیقت پیغامیوں سے زیادہ ٹکر انہوں نے ہی لی ہے۔ پیغام صلح کے وہ اکثر جوابات لکھا کرتے تھے۔ اسی طرح وہ میرے ابتدائی خطبات وغیرہ بھی لکھتے رہے۔ جوانی کی وجہ سے محفوظ رکھنے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جماعت پر یہ ایک بہت بڑا احسان ہے اور جماعت ان کے لئے جتنی بھی دعائیں کرے اس کے وہ مستحق ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا:۔

میں نے پچھلے خطبہ میں کراچی کی جماعت کے متعلق بعض باتیں بیان کی تھیں۔ اس کے بعد ان کی طرف سے تار آ گئی کہ کوٹھی خالی کر دی گئی ہے۔ اگر وہ پہلے ہی لکھ دیتے کہ کوٹھی کے اتنے کمرے لے لئے گئے ہیں۔ اور اتنے خالی ہیں۔ تو مجھے زود نہ ہوتا۔ بہرحال اب وہ بات تو ختم ہو گئی۔ مگر ان کی تار ایسے وقت میں آئی ہے کہ رمضان کی وجہ سے میں کراچی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ دو دن رستہ میں لگ جاتے ہیں۔ اب میں مری جانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ میرا قیام ہوگا۔

اخبار بدر

اخبار بدر آپ کا اپنا اخبار ہے جس کی خریداری بڑھانے اور اسکے معیار کو اونچا کرنے میں آپ کے پورے تعاون کی ہر وقت ضرورت ہے نہ صرف یہ کہ آپ خود بھی اسکے باقاعدہ خریدار بنیں اور اپنے ملنے جلنے والوں میں بھی اسکی تحریک کریں بلکہ اپنے زیر تبلیغ افراد کے نام اخبار جاری کرائیں۔ صرف چھ روپے سالانہ چندہ کے ساتھ آپ سال بھر تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اپنے یہاں کی منیجری اور پرائز

پاکستان میں احمدیوں کا مستقبل

اس عنوان کے تحت معزز معاصر ہفتہ وار "ریاست" دہلی رقمطراز ہے:۔

چند روز ہوئے "ریاست" میں شائع ہو چکا ہے کہ کابل میں ایک احمدی داؤد جان کو صرف احمدی ہونے کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں اب کراچی کے معروف انگریزی اخبار "ڈان" میں ذیل کی تفصیل شائع ہوئی ہے یہ اخبار لکھتا ہے:۔

"معتبر ذرائع سے معلوم ہؤا ہے کہ داؤد جان قادیانی پچھلے دنوں قادیانیوں کے مرکز ربوہ (پاکستان) کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے آیا تھا اس نے ربوہ کے جلسہ میں شرکت کی۔ جب وہ ربوہ سے کابل واپس آیا تو افغان پولیس نے اسے مرتد ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ افغانستان کے علماء نے فتویٰ دیا کہ یہ قادیانی مرتد ہو چکا ہے۔ اس لئے علماء نے اس کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا۔ قادیانیوں کے مرتد ہونے کے متعلق علماء کا یہ فتویٰ سن کر مشتعل مسلمانوں کا ہجوم جیل کی طرف گیا جہاں وہ قادیانی قید تھا ہجوم نے جیل پر حملہ کر دیا اور داؤد جان کو باہر نکال کر سنگسار کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت کابل نے سنگسار کرنے والوں کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس سے پہلے بھی کابل میں چند مرتبہ قادیانیوں کو اسلام سے مرتد ہونے کے جرم میں سنگسار کیا جا چکا ہے:"

اگر اسلام میں ایک مرتد کے لئے سنگساری ضروری ہے اور مذہبی ملاؤں کے خیال میں احمدیوں کے نیک ترین مسلمان ہونے ہوئے بھی (جس کا ثبوت یہ ہے کہ شاید ایک احمدی بھی ایسا نہیں جو اسلامی شعار کا پابند نہ ہو) یہ مرتد قرار دیئے جا سکتے ہیں تو انصاف اور انسانیت پرست حلقوں کو سوچنا ہوگا کہ پاکستان کے لاکھوں احمدیوں کا مستقبل کیا ہے جبکہ احمدیوں کے مخالفین نے پچھلے دنوں ان کے خلاف کفر کے فتوے شائع کئے۔ اور آئندہ بھی یہ لوگ احمدیوں کو مسلمان قرار دینے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ اگر پاکستان میں احمدیوں کا مستقبل خطرناک ہے اور یہ کسی وقت بھی مذہبی ملاؤں کے مذہبی پاگل پن کا شکار ہو سکتے ہیں تو بہتر ہے کہ پاکستان کے تمام احمدی ہندوستان یا کسی ایسے دوسرے ملک میں چلے جائیں۔ جہاں کہ افغانستان یا پاکستان کی طرح اسلامی حکومت نہ ہو یا احمدیوں کو پاکستان کے علاقہ میں ہی کوئی ایسا علاقہ دیا جائے جہاں احمدی اپنی الگ سٹیٹ اور حکومت قائم کر سکیں اور یہ سٹیٹ قطعی انڈیپنڈنٹ ہو۔ (ریاست دہلی ۲۸ اپریل)

ہم معاصر موصوف کی ہمدردی کے از حد ممنون ہیں لیکن یہ گذارش کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا پیغام ایک عالمگیر حیثیت رکھتا ہے اور ایسی مخالفتیں کسی ایک ملک تک ہی کیا محدود ہیں دیگر ممالک میں بھی ہر وقت ان کا امکان ہے۔ اس لئے نہیں کہ احمدیت کا پیغام اپنے اندر کوئی خامی یا نقص رکھتا ہے۔ نہیں بلکہ اس لئے کہ دوں میں بیماری اس حد تک سرایت کر چکی ہے کہ وہ صحیح علاج کی طرف متوجہ ہونا نہیں بلکہ مغالطہ کرنا چاہتے ہیں۔ جتنے بھی اوتار دنیا کی رشد و ہدایت کے لئے آئے ان کو قبول کرنے میں دنیا کا یہی حال تھا۔ لیکن ہمیشہ ہی انکی مخالفت کی گئی۔ قتل کرنے کی کوشش کی گئی ان پر قافیہ تنگ کیا گیا۔ ان کی زندگی اجیرن بنا دی گئی۔ لیکن بالآخر ان کا پیغام ہی کامیاب رہا۔ سو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ مساجد سے روکا گیا۔ مُردوں کو قبرستان میں دفن ہونے سے جبراً روکا گیا۔ مساجد جلائی گئیں۔ لوٹا گیا۔ کئی ایک کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ ملازمتوں سے نکالا گیا۔ مقاطعہ کیا گیا۔ رشتے ناطے میں علیحدگی اختیار کی گئی۔ روس میں ہمارے مبلغ کو عرصہ دراز تک قید رکھا گیا۔ افغانستان کے ملک میں نصف صدی سے اوپر احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ پاکستان کے کم عقل اور شرارت پسند طبقہ نے بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور اسلامی دنیا میں تو ایسی ملاں ہر جگہ موجود ہیں۔ اب یہ خبر آئی ہے۔ سپین میں بھی حکومت کی طرف سے جبر و اکراہ سے کام لیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں سیلون میں ریڈیو پر جماعت کے خلاف کردہ پراپیگنڈا کیا گیا۔ بھارت میں دھاڑ واڑ کے علاقہ میں اہلسنت والجماعت نے قتل وغیرہ کا فتویٰ دیا۔ مغربی افریقہ میں بھی واہابی ریاست اپنی من مانی کا روائیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور بورنیو کے جزیرہ میں بھی تنگی پہنچائی گئی۔ قبل ازیں البانیہ سے ہمارے مبلغ کو نکال دیا گیا۔ ایک بار امریکہ میں ہمارے ایک مبلغ کو داخل نہ ہونے دیا گیا اور پھر وہ کسی اور ملک میں تبلیغ کرنے کے لئے چلا گیا۔

سو جماعت احمدیہ ایسی مخالفتوں سے ڈر کر کسی ملک کو ترک نہیں کر سکتی۔ اس کی حیثیت بین الاقوامی ہے۔ ساری دنیا کو ترک کر کے وہ کہاں جا سکتی ہے۔ اور چونکہ وہ مذہبی جماعت ہے اس لئے اس امر کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ اسے کوئی ایسا علاقہ مل جائے جو خالصتاً جماعت احمدیہ کا ہو اور اس پر جماعت کی آزادانہ حکومت ہو۔

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق ہم تکلیف پا کر بھی تکلیف دینے والوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہر عسر اور تنگی کے بعد یسر اور فراخی پیدا کرتا چلا جائے گا تا آنکہ دنیا کی اکثریت احمدیت کی آغوش میں آ جائے گی۔

معاصر موصوف نے ایک یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ پاکستان کے احمدی ہندوستان چلے آئیں یہ تو جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے ناممکن ہے۔ البتہ ہم یہ عرض کریں گے کہ جماعت احمدیہ کے افراد جو قادیان میں بہ تقاضا رکھتے ہیں مہربانی کر کے ان کی تکالیف کے ازالہ کے لئے حکومت کو ضرور توجہ دلاتے رہیں۔ گو ۴۷ء سے اس وقت تک حالات بہت سدھر چکے ہیں اور حکومت کا رویہ ہمدردانہ ہے۔ اور ہم تہ دل سے ان کے ممنون ہیں لیکن پھر بھی کچھ ایسے امور باقی ہیں کہ جن کی درستی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ شکوہ اور پراپیگنڈا کے رنگ میں یہاں ذکر کرنا مقصود نہیں بلکہ اس رنگ میں کرنا تا حکام کو براہ راست بھی ہمارے حالات کا علم ہو جائے۔ وہ امور درج ذیل ہیں۔

(۱) حکومت ہند ایک مقدمہ کے نتیجہ میں ۵ سال قبل یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان غیر نکاسی ہے۔ سو اس کی لاکھوں روپیہ کی جائداد پر جو حکومت کا غیر قانونی قبضہ ہے اُسے جلد از جلد چھوڑ دیا جائے۔ اور یہ املاک واگذار کر کے صدر انجمن کے سپرد کر دی جائیں

(۲) قادیان کے کئی افراد کو باوجود بار بار توجہ دلانے کے ابھی تک پاکستان میں نو دس سال سے بچھڑے ہوئے اقارب سے ملاقات کے لئے پاسپورٹ نہیں دیئے گئے۔ یہ امر نہایت ہی تکلیف دہ اور فوری طور پر قابل توجہ ہے۔

(۳) بین الاقوامی قانون یہ ہے کہ خاوند جس ملک کا باشندہ ہو اس کی بیوی بچے بھی اسی ملک کے باشندے قرار پاتے ہیں۔ لیکن ہندو پاک کے مخصوص حالات کے باعث ہند پارلیمنٹ میں شہریت کا بل پاس ہونے کے بعد یہاں کے افراد کے پاکستانی بیوی بچوں کو بھارتی شہریت دی جائے گی۔ ہماری گذارش یہ ہے کہ بعض اوقات پاکستانی کہلانے والی عورت یا بچہ کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ فوری طور پر اسے امرتسر ہسپتال میں لے جانا پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات تاخیر سے موت کا خطرہ ہوتا ہے۔ مروجہ طریق یہ ہے کہ کچھ رقم خزانہ میں جمع کرا کے ڈپٹی کمشنر ضلع کو درخواست کی جائے وہ پولیس کے ذریعہ رپورٹ لے کر اجازت دیتے ہیں۔ اور اس پر کم از کم ایک ماہ کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ یہ امر سخت تکلیف دہ ہے اور تکلیف کا مداوا نہیں۔ ضروری ہے کہ حکومت قادیان کے انچارج پولیس کو یہ اختیار دے کہ اگر انہیں تسلی ہو تو وہ امرتسر لے جانے کی اجازت دیدے تاکسی کی موت واقع نہ ہو اور بقیہ دفتری کاروائی بعد میں تکمیل پذیر ہوتی رہے۔

(۴) نو دس سال سے ہماری ڈاک سنسر کی جاتی ہے۔ چند ماہ قبل سردار گورمیالا سنگھ صاحب ڈاک موصول ہے کیا بلکہ عنوان ... کے نام آیا اور وہ بھی سنسر کی زد سے بچ نہ سکا۔ سنسر کرنے والے نے لفافہ کو اوپر سے بند کر کے جوڑ دیا۔ اسی طرح ایک کثیر تعداد میں آئی ڈی وغیرہ کی جماعت کی نگرانی کے لئے متعین ہے۔ جماعت احمدیہ خلاف حکومت سرگرمیوں سے پاک ہے۔ اس لئے ہمیں ان سے کوئی نقصان نہیں۔ لیکن ایسی کارروائیوں کا ہمارے ماحول پر ناخوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اور پبلک میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر احمدی مشتبہ نہیں تو ایسی نگرانی کیوں کی جاتی ہے۔ اور ایک جماعت جو حکومت اور ملک کی وفادار ہے۔ اور ہر کام میں تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس کے متعلق ایسے خیالات کا پیدا کرنا کسی طرح مناسب نہیں۔

ہم حکومت کو ہمیشہ یقین دلاتے رہے ہیں۔ اور اب بھی یقین دلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ فتنہ سازی اور بغاوت کو مذہباً ناجائز سمجھتی ہے۔ اس لئے ایسی کارروائیوں کا ہم پر شبہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی احمدی ایسی کارروائی کرے وہ جماعت میں شامل نہیں رہ سکتا۔ اور جماعت میں شامل رہنا جس قدر ہمیں عزیز ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔

(۵) بعض شرارت پسند لوگ ہمارے ماحول کو خراب کرنے اور گندہ پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمیشہ صرف وارننگ دی جاتی ہے اس لئے کچھ عرصہ خاموش رہ کر وہ پھر فتنہ سازی کا طریق اختیار کرتے ہیں یہ ضروری ہے کہ حکومت قرار واقعی سزا دے تا آئندہ ایسے امور کا انسداد ہو۔ اس علاقہ میں ہمارے اقلیت میں ہونے کے باعث بھی حکام پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک بدفطرت شخص نے قریب میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک نہایت اشتعال انگیز ٹریکٹ شائع کیا ہے امید ہے حکومت جلد توجہ کرے گی۔

(۶) بعض افراد یہ وصیت کرتے ہیں کہ ان کو قادیان میں دفن کیا جائے۔ ایسے پاکستانی افراد کو قادیان کے قبرستان میں دفن کرنے میں کوئی نقصان نہیں قادیان

احمدیہ کانفرنس اڑلیسہ

کے موقعہ پر

جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا پیغام

برادران جماعت ہائے احمدیہ اُڑلیسہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

احمدیہ کانفرنس اُڑلیسہ کے انعقاد کے موقعہ پر میں منتظمین اور اس میں شامل ہونے والے احباب کو دلی مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب بنائے۔ اور اس کے نزول برکت کو بڑھائے اور اس کے فیصلہ جات پر آپ کو اپنی رضاء کے ماتحت عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اولیٰ کی غرض تکمیل شریعت تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے وقت پر پوری ہو چکی۔ اور آپ کی بعثت ثانیہ کی غرض تکمیل اشاعت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمارے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ فرمائی۔ اور آخری زمانہ کے مصلح اور موعود اقوام عالم اور نائب الرسول ہمارے ملک میں پیدا فرمایا اور ہمیں اس کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس تبدیلی کی وجہ سے ہم پر ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک ہم اس خدائی نور کو دنیا میں پھیلا نہ دیں۔ ہمارا فرض ہے کہ حسب توفیق احمدیت کے پیغام کو اپنے دوستوں، ہمسایوں ہموطنوں اور تمام بنی نوع انسان تک پہنچائیں۔ پس آپ سب کو چاہیئے کہ ہمتنمد محنت سے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے پوری جدوجہد سے کام لیں۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ ملکی تبلیغ کو مؤثر رنگ میں ترقی دینے کی تجاویز سوچیں اور خود کوشش کرنے کے علاوہ مرکز کو بھی بھیجیں مرکز انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی پوری پوری راہنمائی اور آپ کے ساتھ تعاون کرے گا۔ جس قسم کے لٹریچر کی آپ کے علاقہ میں ضرورت ہو وہ پیدا کرنے کی کوشش کریں تا کہ بطریق احسن اس فریضہ کو ادا کر سکیں۔

اپنے بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور انہیں دینی تعلیم دلا کر دینی کاموں میں لگائیں۔ جو احمدی خود اپنے بچوں کو دینی تعلیم نہ دلا سکتے ہوں وہ اپنے بچوں کو وقف کر کے مرکز میں بھیجیں تا مرکز ان کی دینی تعلیم کے انتظام کے لئے مناسب قدم اٹھا سکے۔ مرکز کا تعاون اس بارہ میں حتی الامکان ان کے ساتھ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور یہ خیال رکھیں کہ خدمت دین کرنے والے بچے اپنے عزیز واقارب وخاندان برکت کا باعث ہوتے ہیں نہ کہ کسی کمی کا۔

برادران! جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ ہمارا مقدم فرض بنی نوع انسان کو اس مقدس سرچشمہ حیات وہدایت سے سیراب کرنا ہے کہ جس سے سیراب ہونے کی توفیق ہم کو ملی ہے۔ اور یہ فرض ہم اس وقت تک ادا نہیں کر سکتے کہ جب تک ہمارا نمونہ ایسا نہ ہو کہ وہ دوسروں کو متاثر کر سکے۔ ہمارا چلنا، پھرنا، اُٹھنا، بیٹھنا اور ہر حرکت وسکون خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہو۔ ہم لین دین کے معاملہ میں بھی اچھے ہوں۔ ہم میں باہم محبت وپیار ہو۔ ہمارے دل بغض وکینہ سے خالی ہوں۔ ہم حقوق العباد کے ادا کرنے والے ہوں۔ غرضیکہ ہر جہت سے خدا تعالیٰ کی رضاء کی راہوں پر گامزن ہونے والے ہوں لہذا آج سے وعدہ کریں کہ آئندہ آپ اسکے مطابق اپنی زندگیوں کو بنانے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں جذب کرنے والے ہوں۔ اور خلق اللہ پر آپ کی بات کا اثر ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایسی توفیق دے۔

پھر یہ مدنظر رکھیں کہ جماعتی بیداری کے لئے تمام عہدیداران جماعتہائے اُڑلیسہ وعہدیداران مجالس انصار اللہ وخدام الاحمدیہ کی چستی اور اپنے فرائض کے مطابق کام کما حقہ کرنے کی انتہائی ضرورت ہے۔ اس کمزوری کو بھی دور کیا جائے۔

پانچواں امر جس کی طرف اس وقت میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ مالی فرائض کا ادا کرنا ہے۔ اس وقت اُڑلیسہ کی جماعت تعداد کے لحاظ سے خدا کے فضل سے ہندوستان کی چوٹی کی جماعتوں میں سے ہے۔ لیکن تعداد کی نسبت سے مالی فرائض کی ادائیگی کما حقہ جماعت اڑلیسہ نہیں کر رہی۔ اس نقص کو آپ سب مل کر دور کریں آپ احباب کے وعدوں کی بنیاد پر ہر سال مرکز اندازہ اخراجات کی تعیین کرتا ہے۔ لیکن بہت سے احباب حسب وعدہ چندہ ادا نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اخراجات جاری رکھے جانے کی صورت میں مرکز پر بار آ جاتا ہے۔ اور یا سلسلہ کے دیگر ضروری امور کی تکمیل میں تعویق ہوتی ہے۔ دونوں صورتیں ہی منزل مقصود کے قریب کرنے میں روک کا باعث بنتی ہیں۔ لہذا آپ سب بھائی حسب وعدہ جہاں سابقہ بقایاجات اسی سال میں ادا فرمادیں وہاں آئندہ کبھی بقایا نہ ہونے دیں۔ یہ بے شک درست ہے کہ زمانہ مالی تنگیوں کا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ تکلیف کے وقت میں بھی خدا تعالیٰ کے حقوق کما حقہ ادا کرنے سے ہی اس کی رحمتوں اور برکتوں کی زیادتی ہوتی ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی کا ادھار نہیں رکھتا بلکہ بڑھا چڑھا کر کئی گنا کر کے دیتا ہے۔

پھر میں سب دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اپنے فرائض کو پہچانو اور آپس میں محبت وپیار سے مل کر دعا سے، کوشش سے خدا تعالیٰ کے پیغام اپنے ارد گرد بسنے والوں میں پہنچا دو۔

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کے اقتباسات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، جو حضور نے وقتاً فوقتاً جماعتہائے ہندوستان کے نام بھجوائے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اپنی سستیوں کو چھوڑ دو۔ غفلتوں کو ترک کرو۔ اپنی تنگ دامانیوں کو بھول جاؤ۔ خدا نے انسان کے دل کو بڑی وسعت دی ہے تم اس وسعت کو دیکھو۔ جو خدا نے تمہارے دل میں پیدا کی ہے۔ تم اس کام کو دیکھو جو خدا نے تمہارے سامنے رکھا ہے تم بنی نوع انسان کی ان تکلیفوں کو دیکھو جو کہ روحانی طور پر ان کو پہنچ رہی ہیں۔ تم مظلوموں کی ان آوازوں کو سنو جو خدا کا راستہ دکھانے کے لئے کرب واضطراب کے ساتھ بلند کی جا رہی ہیں کہ تم اس بات کو دیکھو کہ تمہارے ان کاموں کو کرنے والا کوئی نہیں۔ اور خدا کے ان وعدوں کو دیکھو جو تمہارے لئے کئے گئے ہیں۔ اور اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرو۔"

پھر فرمایا کہ:-

"آپ لوگ خدا کا ہتھیار ہیں آپ لوگ خدا کی تدبیر ہیں آپ لوگ وہ بیج ہیں جو خدا تعالیٰ نے زمین میں بکھیرا ہے۔ نہ خدا کا ہتھیار کند ہو سکتا ہے نہ خدا کی تدبیر ضائع ہو سکتی ہے نہ خدا کے پھیلائے ہوئے بیجوں کو کیڑا کھا سکتا ہے۔ پس اپنی نظریں آسمان کی طرف رکھو۔"

پھر فرمایا کہ:-

"آپ اپنے پاؤں کھڑے ہو کر اپنی ضرورتوں پر غور کریں اپنی مشکلات کے حل سوچیں اور اپنے مستقبل کے لئے پروگرام تجویز کریں ..... آپ کو امن کے قیام کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ اس لئے وہ کام کریں جس سے امن پیدا ہو اور وہ جماعت پیدا کریں جس کو خدا تعالیٰ پر اعتقاد ہو اور بندوں کی محبت سے بھی سرشار ہو۔ جو خالق ومخلوق کے درمیان ایک پل کا کام دے۔ آمین۔"

پھر فرمایا کہ:-

"اب تم میں سے ہر شخص یہ بھول جائے کہ وہ زید یا بکر ہے بلکہ یہ یقین کرلے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس ملک میں نمائندہ ہے۔ پس اپنے مقام کو سمجھو۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ وناصر رہے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے کر اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے اور اس کانفرنس کے انعقاد میں حصہ لینے والوں اور شامل ہونے والوں کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

نقد ونظر

اخبار آزاد نوجوان کا تبلیغ نمبر

مدراس سے شائع ہونے والے اخبار آزاد نوجوان نے حال ہی میں اپنا تبلیغ نمبر شائع کیا ہے جس میں سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام درج ہے۔ جو کیرالہ کانفرنس کے لئے حضور نے ارسال فرمایا۔ اس کے علاوہ چیدہ چیدہ علماء کرام کے قیمتی مضامین اور احمدیت کے شجرہ طیبہ کے شیریں پھلوں کے نمونے بھی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ اس نمبر کی ایک نمایاں خوبی اس میں شائع شدہ بعض فوٹو ہیں جو علاقہ جنوبی ہند میں مبلغین سلسلہ کے دورہ کو پیش کرتے ہیں۔

مجموعی طور پر یہ پرچہ تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ہے۔

قیمت فی پرچہ ۸ر پیسے۔

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

یہ منظوری ۳۰ اپریل ۵۹ء تک کے لئے ہے (ناظر اعلیٰ قادیان)

موسیٰ بنی مائینز

۱۔ صدر۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب۔
۲۔ سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم حمید خان صاحب
۳۔ سیکرٹری مال و وصایا۔ مکرم شیخ مبارک صاحب
۴۔ محاسب۔ مکرم شمشاد خان صاحب
۵۔ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔ مکرم شیخ نذیر صاحب
۶۔ سیکرٹری ضیافت۔ مکرم ہزاری خان صاحب
۷۔ امین۔ مکرم رسول خان صاحب

بقایا دار عہدہ داران جماعت کو منسوخ و منظوری دی جاتی ہے۔

مرکرہ

۱۔ صدر۔ مکرم فخرالدین صاحب
۲۔ نائب صدر۔ مکرم اسمٰعیل صاحب
۳۔ سیکرٹری مال۔ مکرم بی احمد صاحب
۴۔ سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم فخرالدین صاحب
۵۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مکرم بی احمد صاحب

رشی نگر

۱۔ صدر۔ مکرم عبدالسبحان صاحب گنائی
۲۔ امین ” ” ”
۳۔ سیکرٹری مال۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب بٹ
۴۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب گنائی
۵۔ سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم عبدالسلام صاحب گنائی

بقایا دار عہدہ داران جماعت کو منسوخ و منظوری دی جاتی ہے۔

سونگھڑہ

۱۔ امیر۔ مکرم مولوی حسام الدین صاحب۔ کرمپی ڈاکخانہ سونگھڑہ۔ اڑیسہ
۲۔ نائب امیر۔ مکرم حبیب الدین صاحب۔ محی الدین پور۔ ڈاکخانہ سونگھڑہ۔ ضلع کٹک۔ اڑیسہ
۳۔ سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم منشی سید محمود احمد صاحب۔ معرفت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔
۴۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مکرم سید ابوالحسن صاحب۔ معرفت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔
۵۔ آڈیٹر۔ مکرم سید ضیاء الدین صاحب۔ کوسمی۔ ڈاکخانہ سونگھڑہ۔ اڑیسہ
۶۔ سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم منشی عبدالحق خان صاحب۔ معرفت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ
۷۔ سیکرٹری مال۔ مکرم یوسف عثمان صاحب۔ ... ڈاکخانہ کود۔ ضلع کٹک۔ اڑیسہ
۸۔ سیکرٹری وصایا۔ مکرم منشی سید غلام محمد صاحب۔ رسول پور۔ ڈاکخانہ کود۔ ضلع کٹک۔ اڑیسہ
۹۔ سیکرٹری ضیافت۔ مکرم سید شہاب الدین صاحب۔ معرفت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ اڑیسہ
۱۰۔ امین۔ مکرم عبدالحق صاحب۔ معرفت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ اڑیسہ

درخواست دعا

میرے بھائی محمد اسمٰعیل صاحب بعارضہ مونیہ بیمار ہیں کامل شفایابی کے لئے درخواست ہے۔
(شیخ محمد ابراہیم کارکن اخبار بدر قادیان)

دورہ پروگرام منشی عبدالرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال

علاقہ بنگال و اڑیسہ از یکم جون تا ۲۰ رجون ۱۹۵۶ء

جملہ عہدیداران جماعتہائے بنگال و اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم منشی عبدالرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق یکم جون ۱۹۵۶ء سے برائے تشخیص بجٹ، معائنہ حسابات اور وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا تعاون کر کے ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	کلکتہ	۱-۶-۵۶	بھرت پور	۱-۶-۵۶
۲	بھرت پور	۴-۶-۵۶	درموٹ	۴-۶-۵۶
۳	درموٹ	۶-۶-۵۶	چاندئی	۷-۶-۵۶
۴	چاندئی	۸-۶-۵۶	کلکتہ	۸-۶-۵۶
۵	کلکتہ	۹-۶-۵۶	بھدرک	۱۰-۶-۵۶
۶	بھدرک	۱۳-۶-۵۶	کٹک	۱۳-۶-۵۶
۷	کٹک	۱۶-۶-۵۶	سونگھڑہ	۱۶-۶-۵۶
۸	سونگھڑہ	۱۹-۶-۵۶	کندرہ پاڑہ	۱۹-۶-۵۶
۹	کندرہ پاڑہ	۲۰-۶-۵۶	چاولیہ گنج	۲۰-۶-۵۶
۱۰	چاولیہ گنج	۲۲-۶-۵۶	سری پار بیت پدا	۲۲-۶-۵۶
۱۱	سری پار	۲۴-۶-۵۶	بھبنیشور	۲۴-۶-۵۶
۱۲	بھبنیشور	۲۵-۶-۵۶	پوری	۲۵-۶-۵۶
۱۳	پوری	۲۶-۶-۵۶	کیرنگ	۲۶-۶-۵۶

میٹرک پاس محرر کی ضرورت

نظارت ہذا کو ایک میٹرک پاس محرر کی ضرورت ہے۔ اس کو ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں ۵۰/- تنخواہ اور ۱۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ رہائش کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خدمت دین کا سنہری موقعہ

میٹرک پاس طلباء خدمت سلسلہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے مطابق ہندوستان سے میٹرک پاس طلباء قادیان میں جا کر انگریزی کالج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں ایک سکیم صدر انجمن احمدیہ کے زیر غور ہے تاکہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کر سکیں ایسے طلباء کو صدر انجمن قادیان مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار تک امدادی وظیفہ دیگی حضور کے ایک ارشاد کے مطابق ایسے طلباء کو اگر ساری عمر کیلئے نہیں تو کم از کم تکمیل تعلیم کے بعد دس سال تک خدمت سلسلہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرنا ہوگی۔ اب جبکہ میٹرک امتحان کے نتائج نکل چکے ہیں اس نادر موقعہ سے مستفید ہوتے ہوئے خوش قسمت میٹرک پاس طلباء اپنے والدین اور سرپرستوں کی وساطت سے اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں فوری طور پر نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ صحت۔ میٹرک امتحان کب پاس کیا۔ ڈویژن۔ مضامین آرٹس یا سائنس۔ نام سرپرست مع پورا پتہ۔ نقل میٹرک سند بھی ہمراہ ارسال فرمائی جائے۔

(نوٹ ۱) اس اعلان کے ذریعہ فی الحال صرف درخواستیں ہی طلب کی گئی ہیں۔ جب تک دفتر ہذا کی طرف سے معین طور پر کسی دوست کو بلایا نہ جائے۔ اس غرض کے لئے قادیان تشریف نہ لاویں۔

(۲) اگر کوئی طالب علم انجمن سے وظیفہ حاصل نہ کرنا چاہتا ہو۔ تو اس کو قرضہ حسنہ کی صورت میں بھی امداد دی جائے گی۔ اگر وہ تکمیل تعلیم کے بعد دس سال تک خدمت سلسلہ کرے گا تو قرضہ حسنہ طلب نہیں کیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

مرمت و تعمیر مکانات و چار دیواری اور جماعت احمدیہ کا فرض

پیشتر ازیں بذریعہ اعلان اخبار بدر و انفرادی تحریک جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو تحریک کی جا چکی ہے کہ قادیان کے مقدس ایریا کے مکانات کی غیر معمولی مرمت (جس میں مرمت سکول اور مساجد بھی شامل ہیں) اور تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کے اخراجات کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اسی سلسلہ میں سیکرٹریان مال کے نام فارم چندہ جات بھی بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک جماعتوں کی طرف سے وعدوں اور وصولی کی جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر جماعتوں کے احباب نے اس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی۔

مخلصین جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان جو ہمارا دائمی مرکز ہے اس کی خدمت اور حفاظت کے لئے ان کو ہر قسم کی قربانی میں خندہ پیشانی سے آگے آنا چاہیئے۔ گذشتہ سال غیر معمولی بارشوں اور تباہ کن سیلاب کے باعث مقدس احمدیہ ایریا کی بیشتر عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ کم و بیش بارہ ہزار کے اخراجات ہو چکے ہیں اور ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ جس کے لئے کم از کم پندرہ ہزار روپے کے اخراجات کا اندازہ ہے۔ چونکہ صدر انجمن کے معمولی بجٹ میں اس خرچ کی گنجائش نہیں نکل سکی۔ اس لئے تمام احباب جماعت کو خاص تحریک کے ذریعہ سے توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس غیر معمولی ضرورت کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ عورتوں اور بچوں کو بھی اس تحریک کے ثواب میں شامل کریں تاکہ جماعت کا کوئی فرد اس میں شرکت سے محروم نہ رہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

فخر پرنٹنگ پریس بٹالہ کا افتتاح

بٹالہ ۲۲ مئی۔ جناب گیانی لابھ سنگھ صاحب فخر کے انگریزی ہندی اور گورمکھی کے چھاپہ خانہ کا افتتاح سردار ستیرا سنگھ؟ کا لودوسے منسٹر آجرٹن؟ ڈیوڈھار یوال نے کیا۔ اس تقریب پر یہ بتایا گیا کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں بٹالہ میں ایک سو مزید کارخانے لگائے جائیں گے۔ اور ہندوستان میں جو آٹھ صنعتی تربیت گاہیں کھولی جا رہی ہیں ان میں سے ایک بٹالہ پر قائم کی جائے گی۔ اور ارد گرد کے علاقوں میں بھی دستکاری کی ترقی کا سامان کیا جائے گا۔ اور تقسیم ملک کے وقت بٹالہ کی آبادی تیس ہزار تھی۔ اب ایک لاکھ ہو چکی ہے۔ اس میں مزید اضافہ ہوگا۔

اس تقریب میں مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ اور خاکسار نے شرکت کی۔ اور شرکت کرنے والوں کے علاوہ منیجر صاحب موصوف کی خدمت میں مذہبی لٹریچر پیش کیا۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ و خارجیہ

جماعت کانپور کا یوم تبلیغ

احباب جماعت کے طے شدہ پروگرام کے مطابق شہر کے چار حلقے بنائے گئے دستی لٹریچر تمام شہر میں تین تین احباب کی جماعت بنا کر تقسیم کر دیا گیا۔ کافی لٹریچر بذریعہ بک پوسٹ (BOOK POST) شہر کے سنجیدہ طبقہ میں اور صوبہ کے دیگر اضلاع میں روانہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین

طالب دعا محمد سعید سیکرٹری تعلیم و تربیت

نیا لٹریچر

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے مندرجہ ذیل تازہ لٹریچر کافی تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ احباب تبلیغی اغراض کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ ڈاک کے اخراجات احباب جماعت اپنی طرف سے ادا فرمائیں باقی لٹریچر انشاء اللہ مفت ارسال خدمت کر دیا جائے گا۔ صیغہ نشر و اشاعت کے لئے جو احباب اپنی طرف سے امدادی رقوم بھجوانا چاہیں وہ محاسب صاحب قادیان کے نام "امانت ق" نظارت دعوت و تبلیغ میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(۱) آسمانی تحفہ (اردو) (۲) آسمانی تحفہ (گورمکھی) (۳) آسمانی تحفہ (ہندی)
(۴) تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں (۵) وہی ہمارا کرشن (ہندی)
(۶) آسمانی پیغام (ہندی) (۷) آسمانی پیغام (انگریزی) (۸) اسلام اور کمیونزم (انگریزی)
(۹) اسلام اور کمیونزم (اردو) (۱۰) پیغام صلح (اردو)

کئی اور کتب اور رسالہ جات زیر طباعت ہیں جن کے متعلق عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

ضرورت رشتہ

مدراس کے ایک مخلص ہندوستانی احمدی عمر ۳۰ سال ماہوار آمدنی /۲۵۰ روپیہ مالک پریس و اخبار۔ جن کی پہلی بیوی پانچ بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی ہیں۔ بڑے کی عمر چھ سال ہے۔ اگرچہ ایک اور بھی بیوی ہے۔ جو سے ایک چھوٹا بچہ ہے۔ مگر وہ اپنے والدین کے پاس رہتی ہیں۔ اس دوست کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کی نگہداشت بھی کر سکے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ ماہ مئی میں ختم ہے

- ۱۸۶ مکرمی میاں عطاء اللہ صاحب خشاب گڑھ ۲۸ مئی ۵۶ء
- ۱۲۲۶ ر ڈپٹی محمد ایوب صاحب ڈپٹی کا مونگھیر ۲۸ ر ر
- ۱۲۲۹ ر حکیم پیری غلام محمد صاحب ... ۲۸ ر ر
- ۱۲۳۷ مکرمہ کماری امۃ السلام صاحبہ لکھنؤ ۲۸ ر ر
- ۱۱۷۳ مکرم پیر فضل الرحمن صاحب سندھ ۲۸ ر ر
- ۱۲۳۱ ر ر محمد یٰسین صاحب کمبرپا ۲۸ ر ر
- ۱۲۳۲ ر منشی علیم الدین صاحب شاہجہانپور ۲۸ ر ر
- ۱۲۱۳ ر محمد الطاف صاحب سیکرٹری مال مونگھیر ۲۸ ر ر
- ۱۲۱۴ ر ڈاکٹر آدم علی بیگ صاحب نہال گڑھ ۲۸ ر ر
- ۱۲۶۵ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش سندھ ۲۸ مئی ۱۹۵۶ء
- ۱۲۹۶ ر ایم۔ اے غوری صاحب افریقہ ۲۸ ر ر
- ۱۲۹۷ ر جی۔ ایس بٹ صاحب ر ۲۸ ر ر
- ۱۲۱۵ ر سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفرپور ۲۸ ر ر
- ۱۲۱۷ ر سہیل احمد صاحب ڈھاکہ ۲۸ ر ر
- ۱۲۱۶ ر محمد شریف صاحب چغتائی کراچی ۲۸ ر ر
- ۱۲۰۲ ر اے ایم ایس بشیر احمد صاحب سنتان کولم ۲۸ ر ر
- ۱۲۵۹ مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ ناگپور ۲۸ ر ر
- ۱۲۶۰ مکرم فضل الرحمن صاحب ڈھیکانال ۲۸ ر ر
- ۱۲۶۱ ر سید عبد القادر صاحب کٹک ۲۸ ر ر
- ۱۲۶۲ ر سید محمود احمد صاحب کو بمبئی ۲۸ ر ر

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت اپنی کارگذاری کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

جیسا کہ احباب کی خدمت میں قبل ازیں بذریعہ اخبار و سرکلر چٹھیات اطلاع دی جا چکی ہے یوم التبلیغ کی تاریخ ۲۰ ماہ حال مقرر کی گئی تھی امید ہے کہ جملہ احباب جماعت ہندوستان نے اپنا فریضہ تبلیغ اس موقعہ پر پوری جد و جہد سے ادا کیا ہوگا۔ اس سلسلہ میں اپنی اپنی رپورٹیں جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ان رپورٹوں کا خلاصہ انشاء اللہ اخبار بدر میں شائع کیا جائے گا نیز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں برائے دعا بھی بھیجی جائیں گی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)